

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نوشا مسجد و مدرسہ خانقاہ ہے
کہ درویشی بود قیام و قال مستند

حقیقہ کی اہمیت

حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

WWW.ISLAMICSLAM.COM

تحریک تبلیغ اسلام

مفتی آباد شاہ کھٹ روڈ نزد کھڑیا نوا انجمن مسجد آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین - اما بعد !

دین اسلام کے دو حصے ہیں: (۱) ایمان و عقیدہ (۲) اعمال۔

اعمال..... یعنی نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ یہ بیشک دین کا جزو اور فرض قطعی ہیں ان سب کا حساب ہوگا اور ضرور ہوگا لیکن قیامت کے دن ہوگا۔ **ونضع الموازين القسط لیوم القیامة** (قرآن مجید)

اور قبر میں صرف عقیدہ پوچھا جائے گا۔ کسی عمل کے متعلق سوال نہیں ہوگا لہذا جس کا عقیدہ درست ہو اس کی قبر جنت کا باغ بن جائے گی اور وہ تا قیامت قبر میں ہی جنت کی بہاریں حاصل کر لے گا۔ لیکن جس کا عقیدہ خراب ہو او وہ نامراد دوزخ میں دھکیلا جائے گا۔

آج جتنی مذہبی جماعتیں ہیں (سوا ویوں غوثوں قطبوں کی جماعت کے) ساری کی ساری یہی پروپیگنڈا کر رہی ہیں عمل، عمل، عمل عقیدہ کی بات ہی کوئی نہیں کرتا اور یہ خارجیوں کا شیوہ ہے اللہ والوں کا شیوہ نہیں ہے اللہ والوں کا شیوہ عقیدہ کی درستی ہے اسی جذبہ کے تحت میرے والد گرامی قدر فقیہ عصر دامت برکاتہم القدسیہ نے کتاب 'عقیدہ کی اہمیت' لکھی ہے جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پڑھیں اور تعصب سے بالاتر ہو کر پڑھیں اور اپنا عقیدہ مضبوط کر کے جنت کی بہاریں حاصل کریں۔

حافظ محمد حبیب امجد

مہتمم جامعہ زاہد یہ امین الاسلام

فیصل آباد

امتنان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مِنْ عَلَيْنَا أَنْ جَعَلَنَا مِنْ أُمَّةٍ رَسُولُهُ
وَحَبِيبُهُ وَنَبِيِّهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ أَكْرَمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ - اَمَّا بَعْدُ !

اللہ تعالیٰ کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس ذات وحدہ لا شریک نے ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا کر کے **ولقد کرمنا**
بن آدم کا تاج ہمارے سروں پر سجایا پھر دوسرا انعام کہ اللہ ذوالجلال نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں رسولوں علیٰ نبینا وعلیہم
السلام میں سے سب سے افضل سب سے اکرم سب سے اشرف سب سے اعلیٰ سب سے اولیٰ سب سے اشرف یعنی اپنے حبیب حبیب
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنایا پھر کرم پر کرم اور انعام پر انعام یہ کہ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد سے آراستہ پیراستہ کیا اور
یہ وہ انعام ہے کہ اس کے مقابلہ میں باقی دنیا بھر کے انعامات ہیچ ہیں۔ سارے دیوں، غوثوں، قطبوں کے ذکر و فکر سحر خیزیاں
کشف و کرامات آہ و فغاں اور سارے علماء کرام محدثین عظام کے علوم تصنیفات تحریرات و تقریرات ایک پلڑے میں رکھے جائیں
اور عقائد اہلسنت و جماعت دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں تو عقائد ہی وزنی ہوں گے جیسے کہ آپ زیر نظر کتاب کا مطالعہ
کرتے وقت دیکھ لیں گے۔ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ

سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

ابوسعید محمد امین غفرلہ

ولوالدیہ ولاحبائہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهُ ۝
وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوْفَوْا بِعَهْدِهِ - اَمَّا بَعْدُ !

دین کے دو جز ہیں: (۱) عقائد (۲) اعمال۔

اعمال یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ کے طور طریقہ میں اختلاف بری بات نہیں بلکہ اُمت کے والی جان دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

اختلاف امتی رحمة (اوکما قال)

یعنی میری اُمت کا آپس میں اختلاف رحمت ہے۔

لیکن عقائد و ایمانیات میں اختلاف سراسر تباہی اور آخرت کی بربادی ہے۔ عقائد درست ہوئے تو بخشش کی قوی اُمید ہے اور اگر عقائد درست نہ ہوئے تو اعمال خواہ کتنے ہی اونچے کیوں نہ ہوں بخشش ہرگز نہیں ہو سکتی۔

حدیث پاک سنئے اور ایمان مضبوط کیجئے۔

پہلی حدیث پاک جس کے راوی سیدنا ابن عاکف (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، فرمایا:..... ایک جنازہ حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنازہ پڑھانے کیلئے تشریف لائے جب جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

لا تصل علیہ یا رسول اللہ فانہ رجل فاجر

یا رسول اللہ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں کیونکہ یہ شخص بدکار ہے۔

یہ سن کر رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیچھے کومڑ کر دیکھا اور نمازیوں سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے اس شخص (میت) کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے اس کو دیکھا ہے اس نے ایک دن فی سبیل اللہ پہرہ دیا تھا۔ یہ سن کر رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا دیا اور پھر اس کو قبر میں اتارا اور جب اس پر مٹی ڈالی تو فرمایا اے میرے عزیز:

اصحابك یظنون انك من اهل النار وانا اشهد انك من اهل الجنة

تیرے ساتھی گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے لیکن میں اللہ تعالیٰ کا رسول گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔

یا عمر انک لا تسئل عن اعمال الناس والکن تسأل عن الفطرة (بیہقی، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۲۶) یعنی اے عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا بلکہ فطرت (عقائد) کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اس حدیث پاک سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ نجات کا دار و مدار عقیدہ پر ہے۔ عقیدہ درست ہوا تو بخشش کی بہت بڑی امید ہے ورنہ خرابی ہی خرابی ہے۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرمایا:

فان الاعتبار بالفطرة والاعتماد بالاعتقاد (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۳)

یعنی اعتبار فطرت اور عقیدے کا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین چونکہ اس مرنے والے کا عقیدہ درست تھا اس لئے باوجود اس کے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے فسق و فجور کی گواہی دے رہے ہیں۔ اس مرنے والے کو دربارِ نبوت سے بخشش اور نجات کی ڈگری مل گئی..... اور اس کے برعکس جس کا عقیدہ درست نہ ہو وہ کتنے ہی اونچے اور اچھے عمل کرے وہ دوزخی ہے ایسے کی بخشش نہیں ہو سکتی۔

دوسری حدیث پاک جس کے راوی سیدنا ابو ہریرہ صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، فرمایا..... حنین کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو دیکھ کر فرمایا یہ دوزخی ہے اور جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے خوب جوہر دکھائے مسلمانوں کی طرف سے کافروں کے ساتھ خوب لڑا حتیٰ کہ اسے کافی زخم آئے۔ اسلامی لشکر والوں میں سے ایک نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! جس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ یہ دوزخی ہے وہ تو اسلام کی خاطر خوب لڑ رہا ہے (کیا ایسا شخص بھی دوزخ جائے گا) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں بے شک وہ دوزخی ہے۔ یہ سن کر قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے (کیونکہ اگر ایسا جاں نثار بھی دوزخ جائیگا تو جنت کون جائیگا) لیکن ہوا یوں کہ جب جنگ ختم ہوئی وہ شخص خود کشی کر کے حرام کی موت مر گیا۔ یہ دیکھ کر لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچ کر دکھایا ہے کہ وہ شخص حرام کی موت مر کر دوزخی ہوا۔ یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

یا بلال قم فاذن لا یدخل الجنة الا مؤمن وان الله لیوید هذا الدین بالرجل الفاجر

یعنی اے بلال! اٹھ اور اعلان کر کہ جنت میں وہی جائے گا جو مؤمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید و حمایت

کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے (جیسے کہ اس دوزخی سے دین کی حمایت کرائی)۔ (صحیح بخاری، مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۳)

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ خطیب بغدادی نے فرمایا:

وكان من المنافقين

یعنی وہ شخص جس نے اسلام کی خاطر خوب جنگ کی وہ منافق تھا (اس کا عقیدہ درست نہیں تھا)۔

اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ جس کا عقیدہ درست نہ ہو اس کی بخشش نہیں ہو سکتی۔ قابل غور بات ہے کہ اعمال صالحہ یعنی نماز روزہ وغیرہ میں سے فی سبیل اللہ جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان مال قربان کرنا یہ سب اونچی نیکی ہے لیکن جس کا عقیدہ درست نہیں جس کے دل میں نفاق ہے ایسا شخص جنت نہیں جاسکتا۔ اس کی تائید میں دو اور حدیثیں بھی سن لیں کہ قیامت کے دن صحیح العقیدہ مومن کا حساب کس طرح ہوگا اور بد عقیدہ منافق کا حساب کس طرح ہوگا۔

تیسری حدیث پاک جس کے راوی سیدنا ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں..... فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے..... اللہ تعالیٰ (صحیح العقیدہ) مومن کو اپنے قریب کر لے گا اور اس پر اپنی رحمت کا دامن رکھے گا اور اس کو لوگوں سے چھپائے گا اور فرمائے گا اے بندے تو نے فلاں وقت فلاں گناہ کیا تھا فلاں وقت فلاں گناہ کیا تھا تو وہ بندہ اقرار کرتا جائیگا ہاں یا اللہ مجھ سے یہ گناہ بھی ہوا یہ بھی ہوا حتیٰ کہ وہ مومن گمان کرے گا اب میں بچ نہیں سکتا کہ اچانک اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے میں نے تیرے گناہوں کو دنیا میں چھپائے رکھا اب میں نے ان گناہوں کو معاف کر دیا ہے پھر اس کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا (جس کی وجہ سے وہ جنت داخل کر دیا جائے گا)۔

لیکن کافروں اور منافقوں کے متعلق برعکس فرمایا جائے گا اے لوگو سن لو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا لہذا ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

چوتھی حدیث پاک میں ہے جس کے راوی سیدنا ابو ہریرہ صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے..... اللہ تعالیٰ منافق کو فرمائے گا اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تھی کیا میں نے تجھے سرداری نہ دی تھی کیا میں نے تجھے تیری بیوی نہ دی تھی کیا میں نے تجھے سواریاں نہ دی تھیں تو وہ منافق کہے گا یا اللہ میں تجھے پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں میں نے روزے رکھے میں صدقہ و خیرات کرتا رہا میں نے یہ کیا وہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ٹھہر جا ہم تجھ پر گواہ پیش کرتے ہیں وہ سوچے گا وہ کون ہیں گواہ جو میرے خلاف گواہی دیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو! اس کے منہ پر مہر لگا دو پھر حکم ہوگا اس کی ران کو گواہی دے اس کا گوشت پوست اور ہڈیاں بھی اس کے خلاف گواہی دیں تاکہ اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور وہ شخص (بد عقیدہ) منافق ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۸۵)

ان دونوں احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ دار و مدار عقیدہ اور ایمان پر ہے عقیدہ درست ہوا تو ساری بگڑی بن جائے گی اور اگر عقیدہ درست نہ ہوا تو بخشش نہیں ہو سکتی۔

پانچویں حدیث پاک..... فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے..... جنگ میں قتل ہونے والے لوگ تین قسم کے ہیں: ایک وہ مومن جو اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ جنگ میں شہید ہو جاتا ہے تو وہ ایسا صابر شہید ہے جو عرش الہی کے نیچے عالی شان محل میں ہوگا اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کا فرق ہے۔

دوسرا وہ مسلمان جس کے اعمال خلط ملط ہوتے ہیں (کچھ اچھے کچھ برے) جب وہ جہاد کرتے شہید ہو جاتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ **ان السیف محاً للخطايا** کہ تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ایسا شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت جاسکتا ہے۔

تیسرا وہ منافق ہے جو اپنی جان و مال کے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ جب جنگ میں مارا جائے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

فذاك في النار ان السيف لا يمحو النفاق (رواہ الدارمی، مشکوٰۃ ص ۳۳۵)

یعنی دوزخ میں اس لئے جائے گا کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔

اے میرے عزیز! اس حدیث پاک پر غور کر پھر غور کر کہ جس کا عقیدہ درست ہے وہ کتنا ہی گناہ گار تلوار لگتے ہی سارے گناہ معاف ہو گئے اور وہ جنتی ہو گیا لیکن جس کے دل میں نفاق ہو وہ اگر دوران جنگ لڑتا لڑتا مارا بھی جائے وہ جنت نہیں جاسکتا۔

اسی لئے بعض بزرگان دین نے فرمایا: **اول الامر الاعتقاد** یعنی سب سے اول اور اہم چیز عقیدہ ہے لہذا اگر عقیدہ درست نہ ہو تو بخشش نہیں ہو سکتی۔

اللهم احينا وامتنا على معتقدات اهل السنة والجماعة

واحشرنا معهم بمك وفضلك وكرمك يا ارحم الراحمين

سوال..... منافق کون ہوتا ہے اور نفاق کیا چیز ہے؟ دلائل سے سمجھایا جائے کیونکہ بعض لوگ منافق کی نشانیوں کو ہی نفاق کہہ دیتے

ہیں جن نشانیوں کا حدیث پاک میں ذکر ہے کہ منافق جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب جھگڑا کرتا ہے تو گالی گلوچ کرتا ہے۔ وغیرہ ذالک

جواب..... نفاق ایک قلبی (دل کی) بیماری ہے جس کا قرآن مجید میں یوں ذکر آیا ہے:

فی قلوبہم مرض و زادہم اللہ مرضا (قرآن مجید)

یعنی منافقوں کے دلوں میں بیماری ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس بیماری کو اور بڑھاتا ہے۔

وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو بڑھاتا رہتا ہے اور منافقوں کی بوجہ حسد و بغض بیماری بڑھتی رہتی ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے:

**وحسدا علی ما یرون من ثبات اموال الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واستعلاء
شأنہ یوما فیوما فزاد اللہ غمہم بما زاد فی اعلاء امرہ ورفع قدرہ وان نفوسہم
كانت مؤوفة بالكفر وسوء الاعتقاد ومعاداة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (روح البیان)**

یعنی منافق لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کا ثبات اور سرکار کی رفعت شان کو دن بہ دن بڑھتا دیکھتے ہیں تو ان کی غم کی بیماری بھی اتنی ہی بڑھتی رہتی ہے جتنا سرکار کا مرتبہ اور مقام بڑھتا رہتا ہے اور منافقوں کے نفوس بوجہ کفر اور بد عقیدگی کے اور بسبب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی کے موؤف ہو چکے ہیں۔

نیز میاں عبدالرشید صاحب نے فرمایا، منافق وہ ہیں جو اسلام کے دعویدار تو ہیں مگر ان کے دل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہیں۔

اور انصار المسلمول میں ہے:

لان الايمان والنفاق اصلہ فی القلب (انصار المسلمول لابن تیمیہ، صفحہ ۳۴)

یعنی ایمان اور نفاق کا تعلق دل سے ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ نفاق صرف نشانیوں کا نام نہیں بلکہ یہ ایک قلبی چیز اور روحانی بیماری ہے اور یہ ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے انسان کافروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

أَنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

بے شک منافق لوگ دوزخ میں کافروں سے بھی نیچے ہوں گے۔

اور الصارم المسلول میں ہے:

لَا تَزِدِ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا حَالًا مِنَ الْكُفَّارِ (صفحہ ۱۸۶)

یعنی منافق لوگ کافروں سے بھی بدتر ہیں۔

اور نفاق وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت نہیں رہتی بلکہ محبت کی جگہ بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ پیچھے مذکور ہوا۔ جس کی وجہ سے منافق حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ رفیع کو گھٹانے میں لگا رہتا ہے کیونکہ نفاق کی خصلت ہی ایسی ہے: **النفاق یورث الاعتراض** یعنی نفاق اعتراض پیدا کرتا ہی رہتا ہے۔ جیسے کہ مولانا سید غلام جیلانی شاہ صاحب نے ایک واقعہ بیان فرمایا:-

WWW.NARSISLAM.COM

مولانا سید غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے استاد گرامی قدر مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرائی تھی وہ یوں کہ میں راولپنڈی کے ایک دینی مدرسہ میں پڑھتا تھا وہاں کا استاد بہت گستاخ تھا وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسی باتیں کہہ جاتا تھا جن باتوں کو لکھتے ہوئے قلم لرز جاتا ہے۔

مولانا سید غلام جیلانی شاہ صاحب نے فرمایا میں نے یہ سارا واقعہ گوڑہ شریف میں حاضر ہو کر حضرت بابو جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اگر ایمان بچانا ہے تو اس مدرسہ کو چھوڑ دو میں نے پوچھا کہ پھر میں کدھر جاؤں تو بابو جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا آپ ملتان شریف میں علامہ کاظمی شاہ صاحب کے مدرسہ میں چلے جائیں اور وہیں جا کر پڑھیں چنانچہ میں جب ملتان شریف حاضر ہوا تو حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب نے حالات پوچھ کر فرمایا اچھا ہوا کہ ایمان بچا کر نکل آئے مولانا غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں میں نے پوچھا وہاں کون سی بات تھی کہ میرا ایمان ضائع ہو جاتا حضرت کاظمی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات بیان کرتے ہیں اور وہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ سرکار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نقص اور عیب ڈھونڈ نکالیں (العیاذ باللہ) بتاؤ تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات پسند ہیں یا آپ پر عیب و افترا پسند ہے میں نے کہا مجھے تو کمالات پسند ہیں اس پر غزالیٰ زماں نے فرمایا آج رات تم سوؤ گے تو ان شاء اللہ تمہیں سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی سرکار خود کرم فرمائیں گے تو خود حضور سے پوچھ لینا کہ کہاں پڑھنا بہتر ہے۔

سید غلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں جب سویا تو اسی رات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو پہلی بات فرمائی وہ یہ تھی، اچھا ہوا تم اس مدرسہ میں آگئے تمہارا ایمان بچ گیا۔ یہ سن کر میں نے خواب ہی میں عرض کیا حضور وہاں (پہلے مدرسہ میں) کون سی خرابی تھی جس سے میرا ایمان ضائع ہو جاتا اس پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ مجھ میں عیب ڈھونڈتے اور نقص تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور (حضرت غزالیٰ زماں) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جبکہ یہ لوگ میرے کمالات تلاش کرتے اور بیان کرتے رہتے ہیں بتاؤ تمہیں میرے کمالات سننا پسند ہیں یا عیب سننا میں نے عرض کیا حضور مجھے آپ کے کمالات پسند ہیں۔

سید غلام جیلانی شاہ صاحب نے فرمایا جب میں غزالیٰ زماں (علامہ کاظمی شاہ صاحب) کے پاس سبق پڑھنے کیلئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا رات والے خواب کا حال سناؤ۔ میں نے سارا خواب بیان کیا تو بہت خوش ہوئے اور مجھے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت پر مبارکباد دی اور فرمایا میں نے بھی تو یہی بتایا تھا۔ (ماہنامہ السعد ملتان ماہِ شوال۔ فروری ۱۹۹۸ء)

اسی بیماری کی وجہ سے منافقین جب احادیثِ مبارکہ میں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و عظمت ۱ دیکھتے ہیں تو اگر مگر کے چکر چلا کر ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ نور بصیرت والوں نے فرمایا جو نبی علیہ السلام کا کلمہ نہ پڑھے وہ کافر ہے اور جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کو نہ مانے وہ منافق ہے۔

الانفاق یورث الاعتراض والانکار (روح البیان)

اور نفاق ایک ایسی بیماری ہے جو انکار و اعتراض پیدا کرتی ہے۔

تفسیر روح البیان میں ہے:

الایمان یقطع الانکار والاعتراض ظاهراً وباطناً

اور اس کے برعکس ایمان ہے جو کہ انکار اور اعتراض کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

کیونکہ ایمان ہے اقرار باللسان اور تصدیق القلب یعنی زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا اور تصدیق کہتے ہیں گرویدگی کو۔ (مقدمہ فتاویٰ عالمگیری)

فیض الصارم المسلول میں ہے:

التصدیق هو تعظیم الرسول واجلاله (الصارم المسلول صفحہ ۵۱۸)

تصدیق نام ہے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر کا اور جب مومن کے دل میں رحمت کائنات سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بیٹھ جائے گی تو سارے اعتراضات وغیرہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ جیسے کہ ابو جہل نے معراج کا واقعہ سنا اور بھاگا بھاگا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا اور واقعہ معراج بیان کر کے پوچھا، اے ابوبکر! اب آپ کا کیا خیال ہے تو فرمایا، میں اس کو اوّل تا آخر مانتا ہوں کیونکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سارے صدیقیوں کے سردار ہیں تو دل میں کیسے کوئی اعتراض یا انکار رہ سکتا تھا۔

الحاصل مومن کے دل میں جب رسولِ مکرم حبیبِ معظم رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بیٹھ جاتی ہے تو وہ ہر شان و عظمت والی بات کو دل سے مان لیتا ہے بلکہ جتنی عظمت و رفعت کی باتیں دیکھتا سنتا ہے اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

سیدی و سندی محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، اگر تم نے دیکھنا ہو کہ مومن کون ہے اور بد عقیدہ کون ہے تو کسی مجمع میں سید دو عالم رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح احادیثِ مبارکہ سے شان بیان کرو اور پھر لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھو۔ جس کا چہرہ کھل گیا ہے وہ ہشاش و بشاش ہو رہا ہے وہ پکا مومن ہے اور جس کے چہرے پر ناخوشی کے آثار ہوں وہ کبیدہ خاطر ہو رہا ہے وہ بد عقیدہ اور منافق ہے۔

۱ حبیبِ مکرم رسولِ محترم باعثِ ایجاد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و شان دیکھنے کیلئے کتاب 'البرہان' نیز دیگر کتب اہلسنت کا مطالعہ کریں۔

سوال..... یہ بات تسلیم کرتے ہوئے نجات کا دار و مدار عقیدے پر ہے لیکن ہر گروہ ہر جماعت والے یہی دعوے کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں ہمارا عقیدہ صحیح اور سچا ہے تو کیوں نہ کہا جائے کہ سارے کلمہ گو حق پر ہیں اور سب بخشش کے حقدار ہیں۔

جواب..... یہ کہنا کہ سارے گروہ اور ساری مذہبی جماعتیں حق پر ہیں اور سب کی بخشش ہو جائیگی یہ سراسر غلط اور قرآن وحدیث کو جھٹلانے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن مجید میں کلمہ گو نمازیوں، روزہ داروں کے متعلق فرمایا ہے:

ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار
 بیشک منافق لوگ دوزخ میں سب سے نیچے درجے میں ہوں گے۔

نیز قرآن مجید میں ہے:

وعد الله المنافقين والمنافقات والكفار نار جهنم
 یعنی اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور عورتوں سے دوزخ کا وعدہ کر رکھا ہے۔

نیز قرآن مجید میں ہے:

ويعذب الله المنافقين والمنافقات والمشركين والمشركات
 یعنی اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو نیز مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب میں ڈالے گا۔

نیز قرآن مجید میں ہے:

ان الله جامع المنافقين والكافرين في جهنم
 یعنی بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں اکٹھا کرے گا۔

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ میں غور کریں کہ منافقوں کا کیا انجام ہوگا۔ حالانکہ منافق لوگ کلمہ گو ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، حج کرتے، زکوٰۃ دیتے اور جنگوں میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ جب ایسے نمازیوں، روزہ داروں کا یہ انجام ہے تو یہ کہنا سراسر غلط ہو گیا کہ ہر کلمہ گو بخشش کا حقدار ہے۔ ازاں بعد حدیث مبارکہ سن لیجئے تاکہ دل میں کسی قسم کا شبہ نہ رہ جائے۔

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفرق امتی علی ثلاث و سبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (رواہ الترمذی) و فی روایة احمد و ابی داود عن معاویة ثنتان وسبعون فی النار و واحدة فی الجنة و هی الجماعة (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک بنی اسرائیل بہتر (۷۲) گروہوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر (۷۳) گروہوں میں بٹ جائے گی جن میں سے بہتر گروہ دوزخ جائیں گے اور صرف ایک جنت جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ نجات پانے والا گروہ کون ہوگا تو فرمایا وہ گروہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہوگا اور اس کا نام جماعت ہے۔ الحمد للہ رب العالمین! اس حدیث پاک سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ سارے کلمہ گو حق پر اور جنتی نہیں بلکہ ان تہتر گروہوں میں سے صرف ایک گروہ وہ ہے جو بخشش کا حقدار ہے باقی سب دوزخی ہیں۔ نیز اس مندرجہ بالا حدیث اور قرآن پاک کی آیات مبارکہ سے ثابت ہوا کہ یہ پروپیگنڈا سراسر غلط ہے کہ سارے ہی بخشش کے حقدار ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائی مندرجہ بالا چاروں احادیث مبارکہ پر غور کر اور سوچ پھر سوچ کہ یہ ارشادات مبارکہ کسی فرقہ باز ملاں مولوی کے نہیں بلکہ یہ اس اصدق الصادقین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ ہیں جس کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں اس کے باوجود اگر تو یہی رٹ لگاتا رہے کہ سب ٹھیک ہیں سب جنت کے حقدار ہیں تو تو خود بد عقیدہ ہے تو در پردہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) غلط کہہ رہا ہے (خاک بدہن گستاخ)..... اللہ تعالیٰ ہم سب کو باادب رکھے۔

نیز یہ فرمان کہ جنتی گروہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہوگا۔

الحمد لله رب العالمين! وہ گروہ اہلسنت وجماعت کا ہے کیونکہ تمام صحابہ کرام ادب میں رنگے ہوئے تھے اگر کسی وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا تاؤ یہ کون سا دن ہے یا کون سی جگہ ہے تو صحابہ کرام کا جواب ہوتا:

اللہ ورسولہ اعلم

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا پیارا رسول جانتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ کبھی بھی نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانے رسول کو کیا خبر..... لہذا ایسا کہنے والے کہ رسول کو کیا خبر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے پر ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اہلسنت وجماعت گروہ کے ساتھ وابستہ رکھے کیونکہ یہی وہ گروہ ناجی ہے یہی جنت جائے گا۔

اللهم ثبتنا على معتقدات اهل السنة واحشرنا معهم بمنك وفضلك

وكرمك ورحمتك يا ارحم الراحمين بجاه من اتخذته حبيباً في الدنيا

والآخرة صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وازواجه الطاهرات

امہات المومنین الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین

سوال..... اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ نجات پانے والا گروہ صرف اہلسنت وجماعت ہے؟

جواب..... اس کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثِ پاک سے نیز علمائے کرام محدثین عظام اور بزرگانِ دین کے اقوالِ مبارکہ سے پیش کیا جاتا ہے۔

﴿حدیثِ پاک﴾

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تبیض وجوہ

اہل السنۃ وتسود وجوہ اہل البدع (تفسیر مظہری سورہ آل عمران)

زیر آیتِ مبارکہ **یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ** یعنی قیامت کے دن اہلسنت کے چہرے چمکتے ہوں گے اور بد مذہبوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اقوال مبارکہ

۱..... حدیثِ مبارکہ کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے جن میں سے صرف ایک گروہ جنتی ہوگا باقی بہتر گروہ دوزخی ہوں گے یہ حدیثِ پاک بیان کر کے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

فلا شک ولا ریب انہم اہل السنۃ والجماعۃ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

یعنی اس بات میں شک و شبہ نہیں ہے کہ نجات پانے والی جماعت اہلسنت وجماعت ہیں۔

۲..... غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطبِ ربانی غوثِ اعظم جیلانی قدس سرہ کا فرمانِ عالیشان ہے:

واما الفرقة الناجیۃ فہی اہل السنۃ والجماعۃ (آپ کی طرف منسوب کتاب غنیۃ الطالبین)

یعنی نجات پانے والا گروہ اہلسنت وجماعت کا گروہ ہے۔

نیز سرکارِ غوثِ اعظم قدس سرہ نے ایمان والوں پر لازم قرار دیا کہ وہ اہلسنت وجماعت کی اتباع کریں فرمایا:

فعلى المؤمن اتباع السنۃ والجماعۃ

۳..... سیدنا امام ربانی مجدد و منور الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا، شیخ (پیر) اپنے مریدوں کو اس بات کی نصیحت کرے کہ وہ اپنے عقائدِ نجات پانے والی جماعت یعنی اہلسنت وجماعت کے موافق رکھیں اور اس بات کی تاکید کرے کہ وہ فقہ کے ضروری احکام سیکھ کر

ان پر عمل کریں کیونکہ اس راہ میں بغیر ان دو پردوں یعنی عقیدہ اور عمل کے اڑنا محال ہے۔ (مبداء معاد)

۴..... سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا دوسرا ارشاد مبارک: اصل مقصد یہ ہے کہ ہمیں عقائد اہلسنت و جماعت عطا ہوئے اس دولت کے ہوتے ہوئے اگر ہمیں یہ احوال و مواجید عطا کئے جائیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اگر یہ احوال و مواجید نہ بھی ملیں تو ہم اہلسنت و جماعت کے عقائد کو کافی جانتے ہیں کیونکہ جب یہ دولت ہے تو سب کچھ ہے ورنہ کچھ بھی نہیں کیونکہ احوال و مواجید جو بغیر عقیدہ اہلسنت و جماعت کے ہوں ہم اسے استدراج اور سراسر خرابی جانتے ہیں۔ (مکتوبات مجددیہ مکتوب ۶۷ جلد سوم)

۵..... سیدنا امام ربانی مجدد و منور الف ثانی قدس سرہ کا تیسرا ارشاد گرامی: آدمی کیلئے اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے کے سوا چارہ نہیں تاکہ آخرت کی کامیابی اور نجات حاصل ہو کیونکہ اہلسنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھنا زہر قاتل ہے جو کہ ہمیشہ کی موت اور دائمی عذاب کا سبب ہے۔ عمل میں کوتاہی ہو تو نجات کی امید کی جاسکتی ہے لیکن اگر عقیدہ میں کوتاہی ہو تو بخشش کی گنجائش نہیں رہتی۔ (مکتوب ۱۷ جلد سوم)

۶..... سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا چوتھا فرمان ذیشان..... فرمایا، دین کے دو جزو ہیں: (۱) عقیدہ (۲) عمل۔ لیکن عقائد دین کے اصول میں سے ہیں اور اعمال فروع ہیں لہذا جس کے عقائد درست نہیں وہ نجات نہیں پاسکتا اور اس کے حق میں عذاب الہی سے خلاصی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں جس کے عقائد درست ہوں اگر اعمال صالحہ نہ ہوں اس کی نجات کی امید کی جاسکتی ہے۔ (مکتوب ۱۷ جلد سوم)

۷..... سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا پانچواں ارشاد گرامی..... پس چاہئے کہ اپنا عقیدہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق رکھے اور زید و عمر کی بات پر کان نہ دھرے دوسروں کی لفاظیوں اور بناوٹی باتوں پر اعتبار کرنا اپنے کوتاہی میں ڈالنا ہے۔ (مکتوب ۲۵۱ جلد اول)

۸..... سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا چھٹا فرمان عالی شان..... فرمایا، اہلسنت و جماعت جو کہ نجات پانے والی جماعت ہے کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر بال برابر بھی ان کی مخالفت ہوئی تو خطرہ ہی خطرہ ہے اور یہ بات کشف صحیح سے بھی یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے اس لئے اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اہلسنت و جماعت کی پیروی کی توفیق ملی اور ان کی تقلید کا شرف حاصل ہوا اور ہلاکت ہے ان لوگوں کیلئے جو اہلسنت و جماعت کے خلاف چلے اور ان سے منہ موڑا اور ان کی جماعت سے نکل گئے اور خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ (مکتوب ۵۹ جلد دوم)

۹..... سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا ساتواں ارشاد مبارک..... فرمایا عقلمندوں پر پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اہلسنت و جماعت کے مطابق اپنے عقائد درست کریں کیونکہ اہلسنت و جماعت ہی جنتی گروہ ہے۔ (مکتوب ۶۲۶ جلد اول)

۱۰.....امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی قدس سرہ کا آٹھواں قول مبارک.....فرمایا، حاصل کلام یہ ہے کہ نجات کا راستہ اقوال میں افعال میں اصول میں فروع میں اہلسنت و جماعت کیساتھ مطابقت رکھنا ہے کیونکہ یہی جنتی گروہ ہے اور اہلسنت و جماعت کے سوا جتنے گروہ ہیں وہ ہلاکت کے کنارے پر ہیں۔ آج اس کو کوئی جانے نہ جانے مگر کل قیامت کے دن ہر شخص جان لے گا مگر اس وقت کا جاننا کام نہ آئے گا۔ یا اللہ! ہمیں بیدار کر اس سے پہلے کہ ہمیں موت پیدا کرے۔ (مکتوب ۶۳ جلد اول)

۱۱.....حضور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا نواں ارشاد گرامی.....آپ دعا کرتے ہیں:

اللہم ثبتنا علی معتقدات اہل السنة والجماعة

وامتنا فی زمرتہم واحشرنا معہم (مکتوب ۶۷ جلد دوم)

یا اللہ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رکھ اور ہمیں اسی گروہ کیساتھ موت دے اور ہمارا حشر اسی جماعت کیساتھ کر۔ اے میرے عزیز! اے میرے آقا کے بھولے بھالے امتی! ذرا غور کر اور سوچ پھر سوچ کہ اس ولیوں کے ولی نے عقائد اہلسنت و جماعت پر اتنا زور کیوں دیا ہے۔ یہ اسلئے کہ کہیں ہم لوگ دوسروں کی بناوٹی باتیں سن کر ان کے پیچھے نہ لگ جائیں اور اپنی آخرت تباہ نہ کر بیٹھیں۔

فافہم ولا تکن ممن الممترین

فقیر ابوسعید غفرلہ

اور سیدنا امام ربانی مجدد و منور الف ثانی قدس سرہ کوئی معمولی ہستی نہیں اور نہ وہ کوئی فرقہ باز ملاں مولوی ہیں بلکہ یہ وہ دین کا ستون ہیں جن کو اپنوں بیگانوں سب نے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی نے مندرجہ ذیل القابات کے ساتھ یاد کیا ہے.....حضرت امام ربانی قیوم زمانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی۔ (صراط مستقیم صفحہ ۱۳۲)

فیض نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں:

الشیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین بن الفاروقی السرهندی بلدة

عظيمة بين دہلی و لاہور و هو المعروف بمجدد الالف الثانی کان عالما

عاملا عارفا كاملا فينتهي نسبه الى الفاروق (ابجد العلوم، جلد ۳ صفحہ ۲۲۵)

سوال..... عقائد پر صرف امام ربانی مجدد الف ثانی نے ہی زور دیا ہے یا کسی اور بزرگ نے بھی کچھ فرمایا ہے؟

جواب..... سارے ولیوں، قطبوں، غوثوں کا یہی فرمان ہے کہ اپنے عقائد نجات پانے والی جماعت (اہلسنت و جماعت) کے مطابق رکھیں۔

چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی گزرا:

فلا شک ولا ریب انہم اہل السنۃ والجماعۃ (مرقاۃ)

یعنی اس بات میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ نجات پانے والی جماعت صرف اہلسنت و جماعت ہے۔

۱۲..... غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کا فرمان عالیشان:

واما الفرقة الناجیۃ فی اہل السنۃ والجماعۃ (غنیۃ الطالبین)

یعنی نجات پانے والا گروہ اہلسنت و جماعت کا گروہ ہے۔

۱۳..... علامہ طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک:

فعلیکم معاشر المؤمنین باتباع الفرقة الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ

والجماعۃ فان نصرۃ اللہ تعالیٰ وحفظہ و توفیقہ فی موافقہم و خذلانہ

وسخطہ ومقتہ فی مخالفہم (المحۃ الوہابیہ ٹاکل)

اے ایمان والو! تم پر لازم ہے کہ تم نجات پانے والی جماعت جس کا نام اہلسنت و جماعت ہے کی اتباع کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی حفاظت اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اہلسنت و جماعت کی موافقت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور خذلان اہلسنت و جماعت کی مخالفت میں ہے۔

۱۴..... نیز خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا..... اگر تمام احوال و مواجید ہمیں عطا کر دیئے جائیں لیکن ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد سے آراستہ نہ کیا جائے تو ہم اسے سراسر خرابی سمجھتے ہیں اور اگر تمام خرابیاں ہم پر جمع کر دی جائیں اور ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد سے سرفراز کر دیا جائے تو ہمیں کچھ ڈر نہیں۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

۱۵..... سیدنا امام غزالی قدس سرہ کا فرمان عالیشان..... پس جو تمام جہانوں کی غذا ہے یعنی عقائد اہلسنت و جماعت اسے ہم بیان کرتے ہیں تاکہ ہر کوئی اس عقیدے کو اپنے دل میں جگہ دے کیونکہ یہ عقیدہ اس کی سعادت کا بیج ہوگا۔

۱۶..... خواجہ عبدالشکور سالمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی..... آپ نے یہ حدیث پاک بیان کر کے کہ 'میری اُمت کے بہتر فرقے ہوں گے ان میں سے صرف ایک گروہ جنتی ہوگا باقی سب دوزخ جائیں گے' فرمایا:

وہی اہل السنة والجماعة

یعنی وہ نجات پانے والی جماعت اہلسنت وجماعت ہے۔

۱۷..... قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کا ارشاد مبارک..... آپ نے اولیاء کرام کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا، ولی کی دیگر علامت یہ ہے کہ وہ طریق میں داخل ہونے سے پہلے عقائد اہلسنت وجماعت سے واقف ہو۔ (انوار قدسیہ)

۱۸..... حضرت خواجہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ کا ارشاد مبارک:

ان لا یفتح علی العبد الا اذا کان علی عقیدۃ اہل السنۃ والجماعۃ و لیس للہ ولی علی عقیدۃ غیرہم ولو کان علیہا قبل الفتح لوجب علیہ ان یتوب بعد الفتح و یرجع الی عقیدۃ اہل السنۃ (الابری)

یعنی کسی ایسے بندے کو جس کا عقیدہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ نہ ہو اسے ولایت نہیں مل سکتی اور کوئی ولی ایسا نہیں جس کا عقیدہ اہلسنت وجماعت کے خلاف ہو ہاں اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ولایت عطا کرنا چاہے تو اس بندے پر واجب ہوگا کہ وہ اہلسنت وجماعت کے عقائد کو اپنائے۔

۱۹..... خواجہ خواجگان خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کا فرمان ویشان..... فرمایا، ہمارے طریقے کا دار و مدار تین چیزوں پر ہے:

(۱) اہلسنت وجماعت کے عقائد پر ثابت قدم رہنا (۲) دوام آگاہی (۳) عبادت۔

لہذا اگر کسی کو ان تینوں چیزوں میں سے ایک میں خلل آجائے تو وہ ہمارے طریقے سے خارج ہو جائے گا۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ)

۲۰..... حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک..... عقیدہ اہلسنت وجماعت کا ملتزم ہو کر حدیث و فقہ سیکھنا چاہئے۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ)

اور یہ تجربہ سے بھی ثابت ہے کہ جو لوگ عقائد اہلسنت وجماعت سے الگ ہو کر قرآن و حدیث سیکھتے ہیں وہ گمراہی میں دھکیلے جاتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید خود فرما رہا ہے:

یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا

نیز بزرگان دین کا ارشاد ہے:

الاحادیث مضلۃ الا الفقہا (اقامۃ القیامۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے۔

۲۱..... حضرت خواجہ نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا..... عقیدہ اہلسنت وجماعت کو لازم پکڑو۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ)

۲۲..... قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کا فرمان عالی شان:

المراد بالسواد الاعظم هم من كان اهل السنة والجماعة ولو احدا فاعلم ذلك

یعنی سواد اعظم سے اہلسنت وجماعت مراد ہیں خواہ وہ ایک ہی ہو۔ اے عزیز اس کو جان لے۔ (میزان شریعت کبریٰ)

ظاہر ہے کہ جیسے جیسے قیامت قریب آتی جائے گی اہل حق اہلسنت کم ہوتے جائیں گے اور بد مذہب زیادہ ہوتے جائیں گے جیسے کہ ارشاد گرامی: **ثُمَّ لَا يَزَالُونَ يُخْرِجُونَ**۔

قیامت کے نزدیک بد عقیدہ لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے اس بات کو دیکھ کر کچھ لوگ بغلیں بجاتے ہیں کہ دیکھ لو ہم زیادہ ہیں لہذا سواد اعظم ہم ہیں اس کے پیش نظر اس ولیوں کے ولی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا، اہلسنت وجماعت ہی سواد اعظم ہیں خواہ وہ ایک ہی رہ جائے۔

۲۳..... خواجہ خواجگان خواجہ محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ کی دعا:

اللهم امتنا على السنة والجماعة والشوق الى لقاءك يا ذا الجلال والاكرام

یا اللہ ہمیں اہلسنت وجماعت کے عقائد پر اور اپنے دربار حاضری کے شوق پر موت دے یا ذوالجلال واکرام۔ (دلائل الخیرات)

۲۴..... خواجہ خضر اور خواجہ الیاس نیز تمام اولیائے کرام مسلک اہلسنت پر ہیں۔

قطب زمان خواجہ یعقوب چرخنی قدس سرہ نے فرمایا..... واضح ہو کہ خواجہ خضر اور خواجہ الیاس کے نزدیک سب کے سب اولیائے کرام خواہ وہ حاضر ہوں غائب وہ سب مسلک اہلسنت وجماعت پر ہیں۔ (رسالہ اہدالیہ)

مندرجہ بالا (۲۳) ارشادات مبارکہ پیش کئے ہیں۔ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں خیر خواہی کے طور پر اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا ارشادات عالیہ کو غور سے پڑھیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر سیدھے جنت پہنچ جائیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبہ

سید الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

سوال..... بہت ساری مذہبی جماعتیں دعوے کرتی ہیں کہ اہلسنت و جماعت ہم ہیں لہذا بتایا جائے کہ ہمارے پاس کونسا معیار ہے جس سے دیکھ سکیں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟

جواب..... اگر بوتل میں شراب یا پیشاب بھرا ہو اور اس پر خوشنما لیبل لگا دیا جائے شربت روح افزا کا تو صرف لیبل لگانے سے اندر کی چیز شربت روح افزا نہیں بن سکتی بلکہ معیار صداقت خوشبو اور پاکیزگی ہے۔

یوں ہی اگر دل میں حبیبِ خدا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بغض اور بے ادبی بھری ہو اور اس پر اہلسنت و جماعت کا خوش نما لیبل لگا دیا جائے تو صرف لیبل لگانے اور دعوے کرنے سے اہلسنت و جماعت نہیں بن سکتا بلکہ خالص اور صحیح اہلسنت و جماعت وہ ہے جس کے قلم اور زبان سے رحمت کائنات والی دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت کی خوشبو آئے۔

جن لوگوں کے دلوں میں نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بغض بھرا ہوا تھا وہ حاضر ہو کر قسمیں کھا کھا کر دعوے کرتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله

اے میرے حبیب! جب تیرے دربار منافق حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک بالتحقیق آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

والله يعلم انك لرسوله

کیا اللہ تعالیٰ نہیں جانتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ بیشک وہ جانتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں لیکن

والله يشهد ان المنافقين لكاذبون (قرآن مجید سورہ منافقون)

ہاں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں۔

اس سے پتا چلا کہ صرف دعوے کرنے سے لیبل لگانے سے کچھ نہیں بنتا۔ اس کے برعکس جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دلوں میں محبت و عظمت تھی ادب و احترام تھا انہوں نے کبھی قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں بلکہ ان کے دلوں میں محبت و عظمت کی خوشبو ہی معیار صداقت تھا۔ یوں ہی جو لوگ دعوے تو کریں اہلسنت و جماعت ہونے کا لیکن ترجمانی کریں خارجیوں کے نظریات کی اور بتوں کافروں والی آیات مبارکہ نبیوں و لیوں پر چسپاں کریں اور کہیں نبی ولی کچھ نہیں کر سکتے

..... نیز کہیں.....

☆ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

☆ اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا محتار نہیں۔

☆ نیز یہ کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وہ اللہ کی شان کے آگے چہرہ سے بھی ذلیل ہے۔

ایسے لوگ اہلسنت و جماعت کیسے ہو سکتے ہیں بلکہ ایسے لوگ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نظر میں ساری خدائی سے بدتر ہیں۔

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے: **و کان ابن عمر یراهم شرار خلق اللہ** یعنی سیدنا عبد اللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایسے لوگوں کو ساری خدائی سے بدتر جانتے تھے اور فرماتے یہ لوگ اس لئے ساری مخلوق سے بدتر ہیں کہ

انہم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المومنین

یعنی یہ لوگ کافروں والی آیات مبارکہ کو مومنین (نبیوں و لیوں) پر چسپاں کرتے ہیں۔

اس ارشاد مبارک کے بعد ہر وہ مسلمان جس کے دل میں ذرہ برابر بھی رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہوگی وہ آسانی سے

جان لے گا کہ ایسے لوگ ہرگز ہرگز اہلسنت و جماعت نہیں ہو سکتے خواہ اپنے پر ہزار لیبل اہلسنت کا لگائیں۔

سوال..... آپ نے عقیدہ کی اہمیت تو دلائل کیساتھ بیان کر دی ہے کہ اس سے انکار ممکن نہیں لیکن اس سے یہ بات مترشح ہو رہی ہے کہ اعمال کی کچھ حیثیت نہیں بلکہ یہ ایک غیر ضروری اور زائد چیز ہے۔ اس کے متعلق وضاحت کریں۔

جواب..... اعمال صالحہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو غیر ضروری اور زائد سمجھنا یہ سراسر غلطی ہے کیونکہ کتاب کے آغاز میں لکھا گیا ہے دین کے دو جزو ہیں: (۱) عقائد (۲) اعمال۔ اور جب اعمال دین کا جزو قرار پائے تو ان کو غیر ضروری یا زائد سمجھنا غلط ہوا۔ نماز فرض قطعی ہے، روزہ فرض قطعی ہے، حج فرض قطعی ہے، زکوٰۃ فرض قطعی ہے ان کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ہاں عقائد اور اعمال کا آپس میں تعلق شرط اور مشروط کا ہے۔ ایمان (عقیدہ) شرط ہے اور اعمال مشروط ہیں۔ قرآن پاک میں ہے:

و من عمل صالحا من ذکر او انثی و هو مومن فاولئك

یدخلون الجنة یرزقون فیہا بغیر حساب

اور جو نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت بشرطیکہ وہ ایماندار ہو تو وہ داخل ہو گئے جنت میں رزق دیا جائیگا انہیں وہاں بغیر حساب۔ نیز قرآن مجید میں ہے:

من عمل صالحا من ذکر او انثی و هو مومن فلنحییہ حیوة طیبہ (سورہ نحل)

جو بھی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے عطا کریں گے ایک پاکیزہ زندگی۔ (جمال القرآن)

ان دونوں آیات مبارکہ میں اعمال صالحہ کیلئے ایمان کو شرط قرار دیا گیا ہے اور یہ مسلم کہ مشروط شرط کا محتاج ہوتا ہے لیکن شرط مشروط کی محتاج نہیں جیسے کہ وضو اور نماز، وضو نماز کیلئے شرط ہے اور نماز مشروط لہذا اگر کسی نے نماز کیلئے وضو تو کر لیا مگر کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ چونکہ اس نے نماز نہیں پڑھی لہذا وضو بھی نہیں رہا بلکہ اس کا وضو قائم ہے لیکن اگر کسی نے وضو نہ کیا اور نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی کیونکہ قانون ہے **اذا فات الشرط فات المشروط** لہذا کوئی مسلمان وضو کے بغیر ساری رات نماز پڑھتا رہے تو اس کی ایک رکعت بھی قبول نہیں بلکہ وہ گناہ گار ٹھہرے گا۔

یوں ہی اگر کسی کا ایمان (عقیدہ) درست نہ ہو تو **اذا فات الشرط فات المشروط** کے مطابق بیشک وہ ساری زندگی نیکیاں کرتا رہے اس کی کوئی نیکی قبول نہیں ہے ہاں اگر کسی کا ایمان (عقیدہ) درست ہے مگر عملوں میں کوتاہی ہو تو اس کی بخشش کی اُمید کی جاسکتی ہے جیسے کہ سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے واشکاف الفاظ میں فرما دیا ہے بلکہ احادیث اربعہ جو شروع میں مذکور ہوئیں ان سے بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دارو مدار بخشش کا عقائد پر ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

و هو حسبنا ونعم الوکیل و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ

سید العالمین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

سوال..... عقائد اہل سنت کو اتنی پذیرائی کیوں ملی کہ نجات و بخشش کا دار و مدار عقائد اہل سنت و جماعت قرار پائے۔

جواب..... یہ اس لئے ہے کہ عقائد اہل سنت و جماعت میں ادب ہے محبت اور عظمتِ مصطفیٰ ہے بلکہ عقائد اہل سنت و جماعت کی بنیاد ہی محبت و عظمتِ رسول پر ہے اور محبتِ مصطفیٰ ہی سب کچھ ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

روح ایمان مغز قرآن جاں دیں ہست حب رحمۃ اللعالمین

(مفکر مشرق علامہ اقبال)

یعنی محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی روح ہے اور محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی

قرآن پاک کا مغز ہے اور محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی دین کی جان ہے۔

بلکہ خود سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین

اے میری امت تم میں سے کوئی صحیح مومن نہیں ہو سکتا جب تک میری محبت اس کے دل میں

اس کے باپ اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ (صحیح بخاری و مسلم، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲)

نیز سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

و یتفاوت الناس فی الایمان علی قدر تفاوتہم فی محبتی و یتفاوتون فی الکفر

علی قدر تفاوتہم فی بغضی الا لا ایمان لمن لا محبة له الا لا ایمان لمن

لا محبة له الا لا ایمان لمن لا محبة له (دلائل الخیرات)

یعنی لوگ ایمان میں برابر نہیں بلکہ جس دل میں میری محبت زیادہ ہوگی اس کا ایمان اتنا ہی قوی ہوگا اور لوگ کفر میں بھی برابر نہیں

بلکہ جس دل میں میرا بغض زیادہ ہوگا اس کا کفر بھی بڑا ہوگا پھر فرمایا کان کھول کر سن لو جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں

جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔

تعبیہ..... رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ایک بار ہی کافی تھا مگر رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین بار تاکید فرما کر ثابت کر دیا کہ محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر ایمان ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربار رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

انْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي الَّتِي بَيْنَ جَنْبِي

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی محبت میرے دل میں ہر چیز سے زیادہ ہے
مگر اپنی جان کی محبت میرے دل میں حضور کی محبت سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

یہ سن کر جانِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر!

لَا تَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ

یعنی اے عمر تو (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میری محبت تیرے دل میں تیری جان سے بھی زیادہ نہ ہو۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَا أَنتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي الَّتِي بَيْنَ جَنْبِي

یعنی قسم اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل کی اب آپ کی محبت میرے دل میں میری جان سے بھی زیادہ ہے۔

یہ سن کر رحمتِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْآنَ يَا عُمَرُ تَمَّ إِيمَانُكَ

یعنی اے عمر! اب تیرا ایمان مکمل ہوا۔

(دلائل الخیرات، ص ۱۸۔ شفاء قاضی عیاض، ج ۲ ص ۱۵)

ان احادیثِ مبارکہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سب کچھ ہے سرکار کی محبت کے بغیر

سب سراب ہی سراب ہے بربریت ہی بربریت ہے۔

نوٹ..... مولوی نور محمد صاحب دیوبندی ملک مطیع اصح المطابع نے لکھا ہے کہ دلائل الخیرات کی ساری احادیثِ مبارکہ صحیح ہیں۔

﴿ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

فیز بزرگانِ دین علماءِ راہنہ نے بھی ثابت کیا ہے کہ حبیبِ خدا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہی ایمان ہے۔

چنانچہ مطالع المسرات میں ہے:

فاصل الايمان مشروط باصل الحب و كمال الايمان مشروط بكمال الحب

یعنی اصل ایمان کیلئے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے مکمل ہونے کیلئے

حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے۔ (مطالع المسرات صفحہ ۶۷)

نیز اسی میں ہے:

و من لا محبة له لا ايمان له فحبه صلى الله تعالى عليه وسلم ركن الايمان لا يثبت

ايمان عبد ولا يقبل الا بمحبة صلى الله تعالى عليه وسلم (مطالع المسرات صفحہ ۶۸)

یعنی جس دل میں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت

ایمان کا رکن ہے کہ کسی بندے کا ایمان بغیر محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہ تو ثابت ہو سکتا ہے اور نہ ہی قبول ہو سکتا ہے۔

نوٹ..... بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے بھی اس کے حبیب صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت شرط ہے۔

چنانچہ مطالع المسرات میں ہے:

فمحبة الله مشروط بمحبة رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم (صفحہ ۶۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت شرط ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جس دل میں رحمتِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت نہیں اس دل میں اللہ کی محبت ہو ہی نہیں سکتی اور جس دل میں

وائی دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہو اس کی زبان اعتراض گنگ ہو جاتی ہے پھر اس کی زبان اور اس کے قلم سے ایسی بات

نکل ہی نہیں سکتی جس میں بے ادبی کا پہلو ہو۔

تنبیہ..... جو شخص محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعویٰ کرے اور اگر مگر کے چکر چلا کر اعتراض کی زبان بھی کھولے جی اگر حضور کو

فلاں چیز کا علم تھا تو کیوں ہوا اگر اختیار تھا تو یوں کیوں ہوا۔ ایسا شخص محبت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ ۱۔

﴿ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے ادبی سے بچائے رکھے۔ ﴾

الحاصل چونکہ عقائدِ اہلسنت و جماعت کی بنیاد ہی محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہے اس لئے عقائدِ اہل سنت و جماعت کو

یہ پذیرائی ملی کہ جس کا عقیدہ اہلسنت و جماعت ہوگا وہی جنت جائے گا دوسرا جنت جا ہی نہیں سکتا۔

۱۔ اگر مگر کے جواب کیلئے کتاب 'البرہان' کا مطالعہ کریں۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ جب سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں خلق قرآن کا فتنہ کھڑا ہوا تو سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے مقابلے میں ڈٹ گئے کہ یہ سراسر غلط ہے اور ایک سرکاری مولوی بشر مرہبی خلیفہ کی حمایت میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت میں کھڑا ہو گیا۔

پھر جب وہ مولوی بشر مرہبی مرگیا اور اس کو قبرستان میں دفن کیا گیا تو ایک نوجوان جو پہلے کا مدفون تھا اس کو کسی عزیز نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں اس نے پوچھا اے عزیز تو جب مرا تھا تیرے سارے بال سیاہ تھے اب سفید کیوں ہو گئے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ اس قبرستان میں اتنے ہزار مدفون ہیں اور اپنی اپنی گور گردن لیکن جب بشر مرہبی مدفون ہوا تو دوزخ نے اس پر ایک ہی چنگھاڑ مارا جس سے سب قبرستان والوں کے بال سفید ہو گئے۔
(العیاذ باللہ تعالیٰ) (تفسیر روح البیان، ج ۱۰ ص ۲۱۶)

یہ ہے بدعتیہ کی کا و بال۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد پر قائم و دائم رکھے۔

بجاء من اتخذہ اللہ حبیباً فی الدنیا و الآخرة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اے میرے مسلمان بھائی غور کر کہ اس مولوی بشر مرہبی نے نامعلوم کتنی تبلیغیں کی ہوں گی کتنے وعظ کئے ہوں گے اور کتنی کتابیں لکھی ہوں گی مگر بدعتیہ کی کا و بال کہ سب کچھ غارت ہو گیا اور وہ سزا ملی کہ پناہ بخدا۔ نیز یہ مولوی بشر مرہبی سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاگرد تھا مگر بعد میں اس نے اپنا عقیدہ بدل کر معتزلی عقیدہ اپنا لیا جس پر اس کو یہ سزا ملی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدعتیہ لوگوں سے بچائے رکھے۔ آمین بجاء حبیبہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الدين النصيحة یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے میں نے اپنے مسلمان بھائیوں کی اسی دینی خیر خواہی کے طور پر چند صفحات قلم بند کئے ہیں تاکہ میرے بھولے بھالے مسلمان بھائی غیروں کی بناوٹی باتوں اور لفاظیوں چرب زبانوں سے متاثر ہو کر راجح سے بھٹک نہ جائیں بلکہ مسلمان بھائی اپنے اکابر مثلاً محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی..... امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری..... سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری..... غوث زماں خواجہ بہاؤ الحق زکریا ملتان..... مخدوم الاولیاء خواجہ سید محمد بہاؤ الدین شاہ نقشبند بخاری..... فرید الحق والدین خواجہ فرید الدین گنج شکر..... شیخ الجن والانس امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی (قدس اللہ اسرارہم) و دیگر اکابر اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات کے مطابق اپنے عقائد درست کریں اور ان حضرات کے دامن سے وابستہ ہو کر سیدھے جنت پہنچ جائیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

تَعِيشُوا فِيْ اَكْفَافِهِمْ اَنْ فِيْهِمْ رَحْمَتِي (الامن والاعلى، صفحہ ۲۸)

یعنی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے دامن میں زندگی گزارو کہ ان کے دامن میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

محتاج دعا فقیر ابوسعید غفرلہ

اہلسنت و جماعت کے عقائد کا مختصر بیان

عقیدہ ۱ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں وہی رازق ہے وہی خالق ہے وہی شافی ہے وہی کافی ہے وہی معین و مددگار ہے وہی سمیع و بصیر ہے وہی حی و قیوم ہے اسی کی شان ہے 'اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ' اسی کی شان ہے 'اِذَا ارَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ' اسی کی ہر صفت ذاتی ہے اور مخلوق کی ہر صفت عطائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت عطائی نہیں ہو سکتی مخلوق کی کوئی صفت ذاتی نہیں ہو سکتی اور یہ وہ حد فاصل ہے جس پر توحید کا مضبوط ترین محل قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں رسولوں اور ولیوں کے پاس علم ہے تو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ تصرف ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر ہیں یعنی ان حضرات کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔

عقیدہ ۲ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بھی عبادت کرنا کفر ہے شرک ہے جو کہ ناقابل معافی جرم ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز نہ بخشے گا اور اس کے سوا باقی گناہوں کو جسے چاہے معاف کر دے۔

لیکن عبادت اور چیز ہے اور تعظیم و توقیر اور چیز ہے۔ تعظیم و توقیر کو عبادت قرار دینا یہ سراسر حماقت ہے۔ مرزا غالب نے سچ فرمایا:

الفت کو احمقوں نے پرستش دیا قرار

یعنی ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے نبیوں ولیوں سے محبت کرتے ہیں ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں تو احمق لوگ کہتے ہیں تم نبیوں ولیوں کی عبادت کرتے ہو اور یہ وہ کج روی ہے جس نے امت مسلمہ کے شیرازہ کو بکھیر کر رکھ دیا ہے بلکہ قرآن پاک نے بھی عبادت اور تعظیم کا الگ الگ مفہوم بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ مائدہ میں ہے:

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَانَ مِثْلَ مَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهَا الطَّيْرُ

اَوْ تَهْوِيْ بِهٖ الرِّيحُ فَيَ كُنْ مِثْلًا مَّكَدًا (سورہ مائدہ: ۲۱)

سنو اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں یا

ہو اسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔

اس آیت مبارکہ کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمادیا:

ذَٰلِكَ وَمِنْ يُعَظِّمُ شُعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (سورہ مائدہ: ۲۴)

یہ سن لیا اب اور سنو اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ یہ ہے۔

مندرجہ بالا دونوں آیات مبارکہ کا ترجمہ ہم نے اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ یہ اس قرآن مجید کا ترجمہ ہے جو کہ سعودی عرب میں شاہ فہد کے پریس سے چھپا ہے۔ چنانچہ اس کے سرورق پر لکھا ہے:

(القرآن الكريم و ترجمة معانيه و تفسيره الى اللغة الاردية -

مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف صفحہ ۹۲۲)

لہذا مندرجہ بالا دونوں آیات مبارکہ نے روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ عبادت اور چیز ہے اور شعائر اللہ کی تعظیم اور چیز ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ صحیح سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔﴾

عقیدہ ۳..... اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور ساری مخلوق اس کی محتاج ہے وہ جو چاہے کرے کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا۔

لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون

عقیدہ ۴..... اللہ تعالیٰ کے سارے نبی رسول برحق ہیں سچے ہیں معصوم ہیں ان سب نبیوں رسولوں میں سے سب سے افضل سب سے اکمل سب سے اجمل سب سے اشرف سب سے امجد سب سے اشہر سب سے اولیٰ سب سے اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی محمد مصطفیٰ ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

آپ سب سے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہو سکتا نہ تشریفی نہ غیر تشریفی نہ ظلی نہ بروزی۔ لہذا جو شخص یہ کہے کہ حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے وہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

عقیدہ ۵ ساری اُمتوں میں سے حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت افضل ہے اور اس امت میں سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب سے افضل ہیں اور ان صحابہ کرام میں سے خلفائے راشدین سب سے افضل ہیں۔ علی ترتیب الخلافۃ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب عادل ہیں متقی ہیں پرہیزگار ہیں۔ الصحابہ کلہم عدول صغیرہم وکبیرہم۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابی ہیں۔ مرتبہ میں اگرچہ سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر نہیں ہیں۔ ان دونوں کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سیدنا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خلفائے راشدین میں سے ہیں لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابی ہیں۔

کوئی ولی کوئی غوث کوئی قطب کوئی امام کوئی قلندر کسی صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جو شخص کسی بھی صحابی کی شان میں بے ادبی کرے وہ گمراہ بددین ہے ایسا شخص ہرگز ہرگز ولی نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ..... کوئی شخص بالفرض سو دو سال ریاضتیں عبادتیں مجاہدے کرتے ہوئے ولایت کی ساری منزلیں طے کر لے مثلاً وہ ولی بھی بن گیا وہ غوث اور قطب بھی ہو گیا ادھر ایک شخص کفر و شرک میں مبتلا حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عین حیات ظاہری میں آیا اور اس نے صدق دل سے کلمہ پڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت کی اور پھر ایک نماز پڑھنے کا بھی وقت نہ ملا وہ فوت ہو گیا تو یہ صحابی بن گیا یہ اس صد سالہ عبادت گزار غوث قطب سے افضل ہو گیا اور یہ ساری برکتیں اس چہرۂ انور کی زیارت کی ہیں جس کی تعریف قرآن پاک میں یوں ہے: **قد نرى تقلب وجهك السماء۔**

عقیدہ ۶ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ ملائکہ کرام یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر ہی نہیں سکتے۔ **لا یعصون اللہ ما امرہم** فرشتے نہ مذکور ہیں نہ مومن۔ فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ **وما یعلم جنود ربك الا هو۔**

عقیدہ ۷ ولایت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک امتیازی شان ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ولی نقلی عبادت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے اور جب اسے اللہ تعالیٰ کا قرب مل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں وہ دیکھتا ہے تو میری قدرت سے دیکھتا ہے۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ سنتا ہے تو میری دی ہوئی طاقت سے سنتا ہے۔ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ پکڑتا ہے تو میری قدرت سے پکڑتا ہے۔ یعنی جب ولی کی آنکھ میں قدرت الہی کام کرتی ہے تو وہ قریب بھی دیکھ لیتا ہے اور دور سے بھی دیکھ لیتا ہے۔ جیسے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہادند سے اسلامی لشکر کو دیکھ لیا تھا اور مدینہ منورہ سے آواز بھی پہنچا دی تھی۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ دلی نبی کچھ نہیں کر سکتے یا جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو تصرف کی قدرت نہیں دی وہ یہودیوں کا پارٹ ادا کر رہے ہیں کیونکہ یہودیوں کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ دیتا نہیں ہے۔
قرآن مجید میں ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلَعْنُوا

بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ

یہودیوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہے کسی کو دیتا کچھ نہیں۔ ۱۔

اس کی تردید میں فرمایا:

بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں دست کرم کھلے ہیں جس کو جتنا چاہے جو چاہے عطا کرے۔ ۲۔

﴿اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث کو صحیح سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔﴾

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ

سَيِّدِ الْعَالَمِينَ شَفِيعِ الْمَذْنُبِينَ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

ابوسعید محمد امین غفرلہ

ولوالدیہ ولا حبابہ

یکم ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۹۹ء

۱۔ یہودیوں پر اس کہنے کی وجہ سے لعنت پڑی۔

۲۔ تفصیل کیلئے 'عطاء حق' کا مطالعہ کریں۔